باب 5
حقوق

ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں اکثر حقوق کی بات کرتے ہیں۔ ایک جمہوری ملک کے شہری ہونے کے ناطے رائے دہی کا حق، سیاسی جماعتیں قائم کرنے کا حق، انتخابات میں حصہ لینے کا حق وغیرہ جیسے حقوق کی بات کر سکتے ہیں۔

عمومی طور پر مسلمہ شہری اور سیاسی حقوق کے علاوہ، لوگ حقوق کے حوالے سے نئے نئے مطالبات کر رہے ہیں ان میں اطلاعات و معلومات کا حق، صاف ہوا یا صاف پینے کے پانی کا حق وغیرہ حقوق شامل ہیں۔ ان حقوق کے مطالبات نہ صرف ہماری سیاسی اور قومی زندگی کے حوالے سے کئے جا رہے ہیں بلکہ یہ ہماری سماجی اور ذاتی رشتوں کی بنیاد پر بھی کئے جا رہے ہیں۔ مزید برآں یہ کہ حقوق کا مطالبہ صرف بالغ افراد کے لئے ہی نہیں کیا جا رہا ہے بلکہ چھوٹے بچوں، مادر رحم میں پل رہے بچوں، اور حتیٰ کہ جانوروں کے لئے بھی کیا جا رہا ہے۔ حقوق کا تصور اور خیال مختلف افراد مختلف انداز میں پیش کر رہے ہیں۔ اس سبق میں ہم یہ معلوم کریں گے:

- ☐ جب ہم حقوق کی بات کرتے ہیں تو اس سے کیا مراد ہے؟
- ☐ کن بنیادوں پر حقوق کا مطالبہ کیا جاتا ہے؟
- ☐ حقوق کس مقصد کو پورا کرتے ہیں اور اسقدر اہم کیوں ہیں؟

حقوق

5.1 حقوق کیا ہیں؟ WHAT ARE RIGHTS?

حق، بنیادی طور پر استحقاق یا ایک قابل جواز مطالبہ ہے۔ وہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہم بحیثیت شہری، بحیثیت فرد اور بحیثیت انسان کس چیز کے مستحق ہیں۔ یہ کچھ ایسی چیز ہے جسے ہم اپنا جائز حق سمجھتے ہیں اور یہ کہ پوری سوسائٹی کو اسے تسلیم کرنا چاہیئے اور ایک جائز دعویٰ ہونے کے ناطے اس کا احترام اور تائید کی جانی چاہیئے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر کوئی جس کی میں قدر کرتا ہوں وہ ضروری نہیں کہ ایک حق ہو۔

اگر میں اسکول کے مقررہ یونیفارم کے بجائے اپنی پسند کے کپڑے پہننا چاہتا ہوں۔ اور میں رات دیر گئے تک باہر رہنا چاہتا ہوں تو اس کے معنیٰ یہ نہیں ہوئے کہ مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں اسکول میں جیسا چاہوں ویسا لباس پہن کر آؤں یا گھر پر اپنی مرضی کے مطابق واپس جاؤں۔ کیا چاہتا ہوں اور کس چیز کا مستحق ہوں اور جنھیں حقوق کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، ان کے درمیان فرق ہے۔

حقوق دراصل بنیادی طور پر وہ مطالبات ہیں جن کو میرے علاوہ دوسرے بھی ایک باوقار اور باعزت زندگی گزارنے کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ درحقیقت، جن بنیادوں پر حقوق کے دعوے کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک بنیاد یہ ہے کہ وہ حالات کی عکاسی کرتے ہیں جسے ہم اجتماعی طور پر فرد کی عزت نفس وعظمت کا سرچشمہ سمجھتے ہیں۔ بطور مثال، روزگار کا حق، ایک باوقار زندگی گزارنے کے لئے ضروری تصور کیا جاتا ہے۔ مستقل آمدنی کی ملازمت ایک شخص کو معاشی آزادی عطا کرتی ہے اور یہ اس کی عظمت میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ ہماری بنیادی ضروریات کی تکمیل ہمیں اپنی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کو انجام دینے کی آزادی فراہم کرتی ہے۔ یا اس حق کو ہی لیں جو ہمیں اظہار رائے کی آزادی دیتا ہے۔ یہ حق ہمیں تخلیق اور ایجاد کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اب چاہے وہ تصنیف و تالیف کا معاملہ ہو یا رقص وموسیقی یا کوئی دوسری تخلیقی کی سرگرمی۔ ایک جمہوری حکومت کے لئے اظہار خیال کی آزادی نہایت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ نظریات وخیالات اور اعتقادات کو آزادانہ طور پر بیان کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ تمام انسانوں کے لئے جو ایک سماج میں رہتے ہیں اور جنھیں کائنات میں آفاقی قرار دیا جاتا ہے، روزگار کا حق اور آزادانہ اظہار رائے کا حق جیسے حقوق بڑی کو اہمیت کے ساتھ دی گئی ہے۔

ایک اور وجہ جس کی بنیاد پر حقوق کا دعویٰ کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ہماری فلاح و بہبود کے لئے حقوق لازمی ہیں۔ یہ افراد کو اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں میں اضافہ کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

بطور مثال، تعلیم کا حق ہے وہ ہمارے شعور کو بلند کرنے میں مدد کرتا ہے اور ہمیں کارآمد مہارت سے لیس کرتا

© NCERT not to be republished

اس پر عمل کریں

حالیہ اخبارات کا مطالعہ کریں اور ایسے انقلاب جس میں اختیارات و حقوق کی باتیں ہوں' کے کہنے والوں کی فہرست تیار کریں

ہے اس کے علاوہ زندگی میں صحیح انتخاب کرنے کی اہلیت فراہم کرتا ہے۔ اس اعتبار سے تعلیم کو ایک آفاقی حق قرار دیا جاتا ہے۔ بہرحال اگر کوئی فعل یا کام ہماری صحت یا فلاح کے لئے نقصان دہ ہے تو اسے حق کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر طبی تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ ممنوعہ ادویات کے استعمال سے کسی کی صحت خراب ہو سکتی ہے اور چونکہ یہ ہمارے دوسروں کے ساتھ تعلقات کو خراب کر سکتے ہیں اس لئے ہم تمباکو نوشی یا ممنوعہ ادویات کے استعمال کو حق قرار دینے کا مطالبہ نہیں کر سکتے ہیں۔ سگریٹ نوشی کا معاملہ لیں' اس میں نہ صرف سگریٹ پینے والے کی صحت پر مضر اثر پڑتا ہے بلکہ ساتھی افراد بھی اس کی مضر اثرات کی زد میں آ کر نقصان میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اسی طرح مضر ادویات نہ صرف ہماری صحت کو خراب کرتی ہیں بلکہ بعض اوقات ہمارے رویہ کو بھی تبدیل کر دیتی ہیں اور ہم دوسروں کے لئے خطرہ بن جاتے ہیں۔ حقوق کی تعریف کے اعتبار سے سگریٹ نوشی یا ممنوعہ دواؤں کے استعمال کو حق کا درجہ دیئے جانے کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔

5.2 حقوق کا سرچشمہ کیا ہے؟ WHERE DO RIGHTS COME FROM?

17 ویں اور 18 ویں صدی کے سیاسی مفکروں نے استدلال کیا کہ ہمیں حقوق فطرت (نیچر) خدا نے عطا کئے ہیں۔ انسانوں کے حقوق قانون فطرت سے حاصل کئے گئے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ حقوق ہمیں کسی حکمران یا سوسائٹی نے تفویض نہیں کئے ہیں بلکہ ہم ان حقوق کے ساتھ ہی پیدا ہوئے ہیں۔ لہذا یہ حقوق ہم سے الگ نہیں کئے جا سکتے یا یہ ناقابل تنسیخ ہیں اور انھیں ہم سے کوئی چھین نہیں سکتا ہے۔ انہوں نے انسان کے تین فطری حقوق کی نشان دہی کی ہے اور وہ ہے زندگی' آزادی اور ملکیت کا حق۔ دوسرے تمام حقوق کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ان بنیادی حقوق سے اخذ کئے گئے ہیں۔ یہ خیال کہ ہم بعض حقوق کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں یہ ایک بہت طاقتور تصور ہے کیونکہ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی ریاست یا ادارہ ان حقوق کو ہم سے چھین نہیں سکتا ہے جو ہمیں قانون فطرت نے عطا کئے ہیں۔ فطرت کے عطا کردہ حقوق کا یہ نظریہ حکومتوں اور ریاستوں کے آمرانہ اختیارات کے خلاف وسیع پیمانے پر استعمال کیا گیا ہے اور انفرادی آزادی کو تحفظ فراہم کرنے میں بھی۔

حالیہ برسوں میں فطری حقوق کی جگہ حقوق انسانی کی اصطلاح کا استعمال بہت زیادہ ہونے لگا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قانون فطرت یا کچھ حقوق کا مجموعہ موجود ہے جو خدا یا فطرت نے ہمیں ودیعت کئے ہیں' آج ناقابل قبول معلوم ہوتے ہیں۔ حقوق کو آج کم از کم ایک بہتر زندگی گزارنے کی ضمانت قرار دیا سکتا ہے۔

© NCERT not to be republished

حقوق انسانی کے پس پردہ پر یہ مفروضہ کارفرما ہے کہ تمام افراد چونکہ انسان ہیں اس لئے وہ بعض چیزوں کے خود بخود حقدار ہیں۔ بحیثیت انسان ہر شخص منفرد ہے اور اتنا ہی قابل عزت یعنی تمام اشخاص برابر درجہ رکھتے ہیں اور کوئی دوسروں کی غلامی یا خدمت کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوا ہے۔ ہم میں سے ہر فرد اپنی ایک فطری صلاحیت رکھتا ہے اس لئے انھیں مساوی مواقع ملنے چاہئیں تاکہ پوری آزادی کے ساتھ اپنی تمام صلاحیتوں کو عملی شکل دے سکے۔

آزاد اور مساوی ہونے کا یہ تصور نسل' ذات' مذہب اور جنس کی بنیاد پر پائی جانے والی ناہمواریوں اور تفاوت کے خلاف بڑی شدومد کے ساتھ آج استعمال کیا جا رہا ہے۔ آج اقوام متحدہ کے حقوق انسانی کی اعلانیہ حقوق کی انہیں تفہیم کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے اور یہ ان کوششوں کو تسلیم کرتا ہے جسے عالمی برادری اجتماعی طور پر وقار اور عزت نفس کے ساتھ زندگی گزارنے کے لئے اہم تصور کرتی ہے۔ حقوق انسانی کا یہ آفاقی تصور تمام دنیا کے مظلوم اور دبے کچلے طبقات آج ان قوانین کو چیلنج کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں جو انھیں الگ تھلگ کرتے ہیں اور برابری کے حقوق اور مواقع سے محروم کرتے ہیں۔ درحقیقت' انہی گروپوں کی جدوجہد کے باعث' جن میں محرومی کا احساس پایا جاتا ہے' موجودہ حقوق کی تعبیر کو بعض اوقات تبدیل کیا گیا ہے۔ بطور مثال' غلامی کے رواج کو ختم کر دیا گیا ہے تاہم کچھ دیگر تحریکوں کو صرف محدود کامیابی ملی ہے۔ آج بھی

کانٹ کا انسانی عظمت کا تصور

''........ہر چیز کی ایک قیمت یا عظمت ہے۔ وہ قیمت کیا ہے جس کی جگہ کوئی اور چیز متبادل کے طور پر رکھی جا سکتی ہے؟ موازنہ کے طور سے' جو تمام قیمت سے اوپر رکھی جا سکتی ہے' اور اس کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا ہے وہ عظمت ہے۔''

'انسان' تمام دیگر مخلوقات کے مقابلے میں عظمت کا حامل ہوتا ہے۔ اس وجہ سے وہ بذات خود قابل قدر ہے۔ 18 ویں صدی کے جرمن فلاسفر امانیول کانٹ کے نزدیک یہ سیدھا سادہ تصور بڑی گہری معنویت رکھتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر فرد عظمت کا حامل ہے اور اس کے ساتھ ایک بشر ہونے کے ناطے مناسب سلوک کیا جانا ضروری ہے۔ ایک شخص غیر تعلیم یافتہ' غریب یا بے حیثیت ہو سکتا ہے۔ وہ ممکن ہے کہ بے ایمان یا بد اخلاق بھی۔ اس کے باوجود وہ ایک انسان ہی رہتا ہے اس لئے اس کی کم از کم عزت نفس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

کانٹ کے نزدیک لوگوں کے ساتھ وقار سے پیش آنا ان سے اخلاق کے ساتھ پیش آنے کے مترادف ہے۔ یہ خیال ان لوگوں کے لئے اتحاد کا مرکز بن گیا جو سماجی درجہ بندی کے خلاف اور حقوق انسانی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

کانٹ کا جو نقطہ نظر ہے اسے حقوق کا اخلاقی تصور تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ موقف دو دلائل پر مبنی ہے۔ اوّل ہمیں دوسروں کے ساتھ اسی طرح پیش آنا چاہئے جیسا کہ ہم دوسروں سے اس کی توقع کرتے ہیں۔ دوم' ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ کسی دوسرے شخص کو اپنے مقصد کے لئے استعمال نہ کریں۔ ہمارے لیے لوگوں کے ساتھ اس طرح پیش نہیں آنا چاہئے جیسے ہم قلم یا کار یا گھوڑے کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ ہمیں لوگوں کا احترام کرنا ضروری ہے اس لئے نہیں کہ وہ ہمارے لئے کارآمد اور مفید ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ بھی انسان ہیں۔ چنانچہ ہمیں لوگوں کی عزت اور احترام اس لئے نہیں کرنا چاہئے کہ وہ ہمارے لئے سودمند ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ بھی انسان ہیں۔

© NCERT not to be republished

حقوق

کچھ گروہ جدوجہد کر رہے ہیں کہ انھیں انسانیت کے دائرہ میں شامل کیا جائے۔

گزشتہ برسوں کے دوران حقوق انسانی کی فہرست میں اضافہ ہوا ہے جس کا مطالبہ لوگ کرتے ہیں کیونکہ انسانی معاشرے کو نئے نئے چیلنجوں اور خطرات سے دو چار ہونا پڑ رہا ہے۔ مثال کے طور پر' آج ہم قدرتی ماحول کے تحفظ کے بارے میں بہت زیادہ فکرمند ہیں۔ اور اس فکرمندی نے صاف ہوا' پانی اور پائیدار ترقی اور اس جیسے دیگر حقوق کے مطالبات کو جنم دیا ہے۔ ایک نئی بیداری ان تبدیلیوں کے بارے میں آئی ہے جس کا اکثر لوگوں کو بالخصوص خواتین' بچوں یا بیمار افراد کو قدرتی آفت اور جنگ کے زمانے میں سامنا کرنا پڑتا ہے اس نے روزگار کا حق' بچوں کے حقوق اور اسی جیسے حقوق کے مطالبات کو وجود بخشا ہے۔ ایسے مطالبات دراصل لوگوں کے حقوق کی پامالی کے خلاف غم وغصہ کا اظہار ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگوں کو اس امر کے لئے بھی اکساتے ہیں کہ حقوق کے دائرے کو تمام انسانوں تک پھیلایا جانا چاہیئے۔ ہمیں اس طرح کے مطالبات کی قوت واثر کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔ انھیں اکثر وسیع پیمانے پر حمایت ملتی ہے۔ آپ نے پاپ میوزک اسٹار باب جیلڈ اف کی وہ اپیل سنی ہوگی جو اس نے افریقہ سے غریبی ختم کرنے کے لئے مغربی حکومتوں سے کی ہے اور آپ نے ٹی وی رپورٹوں میں دیکھا ہوگا کہ اس اپیل پر کس قدر بڑی تعداد میں عام لوگوں نے حمایت کا اعلان کیا۔

5.3 قانونی حقوق اور ریاست LEGAL RIGHTS AND THE STATE

حقوق انسانی کے مطالبات ہماری ذات کو اپیل کرتے ہیں لیکن اس طرح کی اپیلوں کو کس حد تک کامیابی ملتی ہے اس کا دارومدار کئی عوامل پر ہوتا ہے۔ ان میں سے سب سے اہم حکومتوں اور قانون کی طرف سے ملنے والی حمایت ہے۔ اسی لئے حقوق کو قانونی طور پر تسلیم کئے جانے کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

کئی ملکوں کے آئینوں میں حقوق کا مسودہ شامل کیا ہوا ہے۔ آئین کسی بھی ملک کا اعلیٰ ترین قانون ہوتا ہے

© NCERT not to be republished

چنانچہ بعض حقوق کی دستوری حیثیت انھیں ترجیحی اہمیت عطا کرتی ہیں۔ ہمارے ملک میں ان حقوق کو بنیادی حقوق سے موسوم کیا جاتا ہے۔ آئین میں درج دیگر قوانین اور پالیسیوں کو حقوق کا لحاظ کرنا پڑتا ہے۔ آئین میں جو حقوق درج کئے گئے ہیں وہ بنیادی اہمیت کے تصور کئے جاتے ہیں۔ کچھ معاملوں میں ان حقوق میں اس لئے اضافہ کرنا پڑا ہے کہ کچھ تاریخی وسماجی عوامل کے وجہ سے ان کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جیسے بطور مثال ہمارے ملک بھارت میں 'چھوا چھوت پر پابندی کا قانون ہے جو ملک میں رائج اس سماجی رسم کی طرف توجہ دیتا ہے۔

ہمارے مطالبات کی قانونی اور دستوری حیثیت اس قدر اہمیت رکھتی ہے کہ کئی مفکرین نے ان مطالبات کو حقوق قرار دیا ہے جنھیں ریاست نے تسلیم بھی کیا ہے۔ بلاشبہ حقوق کی قانونی حیثیت ہمیں سوسائٹی میں ایک خصوصی مقام عطا کرتی ہے لیکن یہ حقوق کا مطالبہ کرنے کی بنیاد نہیں بن سکتا۔ جیسا کہ پہلے ہم نے اس پر بحث کی ہے۔ حقوق کی فہرست میں مستقل اضافہ ہو رہا ہے اور ان کی دوبارہ تشریح کر کے محروم طبقات کو اس میں شامل کیا گیا ہے جو ہماری باعزت زندگی گزارنے کے بارے میں ہمارے عہد کے تصور کی عکاسی کرتا ہے۔

تاہم زیادہ تر معاملوں میں حقوق کے مطالبات کا رخ ریاست کی طرف ہوتا ہے۔ لوگ ان حقوق کے بل بوتے پر ریاست سے اپنے مطالبات کرتے ہیں۔ جب میں اپنے تعلیم کے حق پر اصرار کرتا ہوں تو میں ریاست سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ میری بنیادی تعلیم کے لئے انتظامات کرے۔ سوسائٹی بھی تعلیم کی اہمیت کو تسلیم کرتی ہے اور اس کے لئے اپنے طور پر بھی کوشش کرتی ہے۔ مختلف طبقات اسکول تعمیر کرتے ہیں اور اسکالرشپ دیتے ہیں تاکہ تمام طبقات کے بچے تعلیم کے ثمرات سے فیض اٹھا سکیں۔ لیکن اس سلسلہ میں اولین ذمہ داری ریاست کی ہوتی ہے۔ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ضروری اقدامات کرے تاکہ میری تعلیم کا حق شرمندۂ تعبیر ہو سکے۔

اس لئے 'حقوق ریاست پر ذمہ داری عائد کرتے ہیں کہ وہ بعض چیزوں پر عمل کرے اور حق بتاتا ہے کہ ریاست کو اس پر کس طرح عمل کرنا ہے اور کس پر عمل نہیں کرنا ہے۔ بطور مثال' میرا زندہ رہنے کا حق ریاست سے تقاضہ کرتا ہے کہ وہ ایسے قوانین بنائے جو مجھے دوسروں کی طرف سے نقصان پہنچانے سے محفوظ رکھے۔ وہ ریاست سے تقاضہ کرتا ہے کہ جن لوگوں نے مجھے نقصان پہنچایا یا مجروح کیا ہے انھیں سزا دی جائے۔ اگر کوئی سوسائٹی یہ محسوس کرتی ہے کہ زندہ رہنے کے حق سے مراد ایک بہتر زندگی ہے تو ریاست سے امید کی جاتی ہے کہ وہ ایسی پالیسیاں اختیار کرے جو صاف ستھرا ماحول فراہم کرنے کے ساتھ ان دیگر سہولیات کا بھی انتظام کرے جو ایک صحت مند زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہاں میرا حق ریاست پر بعض فرائض عائد کرتا ہے کہ وہ اس انداز میں کام کرے۔

© NCERT not to be republished

اسے کیجئے

گزشتہ چند دنوں کے اخبارات کا مطالعہ کریں اور حقوق کی پامالی کے معاملوں کی نشان دہی کریں جس پر ہم نے بحث کی ہے۔ اس طرح کی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لئے حکومت اور سول سوسائٹی کو کیا کرنا چاہئے۔

حقوق صرف یہ نہیں بتاتے کہ ریاست کو کیا کرنا چاہئے بلکہ وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ ریاست کو کن کاموں سے باز رہنا چاہئے۔ بطور مثال بحیثیت ایک فرد آزادی کا میرا حق بتاتا ہے کہ ریاست مجھے محض اس کی مرضی کی بنیاد پر گرفتار نہیں کر سکتی ہے۔ اگر وہ مجھے سلاخوں کے پیچھے ڈالنا چاہتی ہے تو اسے اس اقدام کا جواز پیش کرنا ہوگا۔ اسے عدالت کے سامنے میری آزادی کو سلب کرنے کی وجوہات پیش کرنی ہوں گی۔ چنانچہ پولس کو مجھے گرفتار کرنے سے پہلے گرفتاری کا وارنٹ پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس میرا حق ریاست کے اختیارات عمل پر بعض حدود عائد کرتا ہے۔

اس کو دوسرے انداز میں یوں پیش کر سکتے ہیں۔ ہمارے حقوق اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ریاست اپنے اختیار کا استعمال کرتے وقت فرد کی آزادی اور زندگی کے تقدس کو پامال نہیں کر سکتی۔ ریاست ایک خود مختار حکومت ہوتی ہے۔ وہ جو قوانین بناتی ہے اس کا نفاذ وہ طاقت کے ذریعہ کر سکتی ہے' لیکن خود مختار ریاست کا وجود خود اس کے لئے نہیں بلکہ فرد کی خاطر ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اور جو حکومت برسر اقتدار ہوتی ہے اسے لوگوں کی فلاح و بہبود سے تعلق ہونا چاہئے۔ حکمراں اپنے عمل کے لئے جوابدہ ہوتے ہیں اور انھیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ قانون لوگوں کی بھلائی کے لئے بنائے گئے ہیں۔

5.4 حقوق کی قسمیں Kinds Of Rights

آج زیادہ تر جمہوریتوں کا آغاز سیاسی حقوق کے منشور (چارٹر) سے ہوتا ہے۔ سیاسی حقوق شہریوں کو قانون کی نظر میں برابری کا درجہ اور سیاسی عمل میں حصہ لینے کا حق عطا کرتا ہے۔ اس نوع کے حقوق میں ووٹ کا حق' اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق' الیکشن لڑنے کا حق' سیاسی جماعتیں قائم کرنے یا ان میں شامل ہونے کا حق وغیرہ شامل ہیں۔ سیاسی حقوق کو شہری آزادیوں کے حقوق تقویت فراہم کرتے ہیں۔ موخرالذکر حقوق میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انداز میں مقدمہ چلانے' کسی نقطہ نظر کا اظہار کرنے کی آزادی' احتجاج اور اختلاف کرنے کی آزادی وغیرہ شامل ہیں۔ مجموعی طور پر شہری آزادیاں اور سیاسی حقوق ایک جمہوری نظام حکومت کی تشکیل میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے' حقوق کا مقصد فرد کی فلاح و بہبود کا خیال رکھنا ہے۔ اس سلسلہ میں سیاسی حقوق حکومت کو عوام کے تئیں جوابدہ بناتے ہیں' اور وہ حکمرانوں کے بجائے فرد کی ضروریات کو زیادہ اہمیت عطا کرتے ہیں ساتھ ہی اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ تمام افراد کو حکومت کے فیصلوں پر اثر انداز ہونے

© NCERT not to be republished

سیاسی نظریہ
کا موقع ملے۔

آیئے اس پر بحث کریں

تہذیبی حق کے معنی یہ ہیں کہ کسی کو بھی ایسی فلم بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی جو دوسروں کے مذہبی یا ثقافتی عقائد کی توہین کرتا ہے۔

البتہ، ہم اپنے سیاسی حقوق کا پوری طرح سے استعمال اسی وقت کر سکتے ہیں جب ہماری بنیادی ضروریات جیسے غذا، مکان، لباس، صحت وغیرہ پوری ہوں۔ ایک شخص جو سڑک کی پٹری پر رہ رہا ہے اور اپنی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کر رہا ہے اس کے لئے سیاسی حقوق بہت کم معنیٰ رکھتے ہیں۔ ایسے افراد کے لئے بعض سہولیات جیسے مناسب اجرت اور معقول نوعیت کا کام فراہم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات پوری کر سکے۔ چنانچہ اب جمہوری معاشروں نے ان ذمہ داریوں اور معاشی حقوق فراہم کرنے کی اہمیت کو تسلیم کرنا شروع کر دیا ہے۔ بعض ملکوں میں شہریوں، بالخصوص کم آمدنی والوں کو ریاست کی طرف سے مکان اور صحت کی سہولیات فراہم کی جانے لگی ہیں اور بعض دوسرے ملکوں میں بے روزگار افراد کو بے روزگاری بھتہ مل رہا ہے تا کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات پوری کر سکیں۔ ہندوستان میں حکومت نے غریب طبقات کی مدد کے لئے کئی اور اقدامات کے علاوہ حال ہی میں دیہی روزگار اسکیم (گرامین روزگار یوجنا) شروع کی ہے۔

سیاسی اور معاشی حقوق کے علاوہ آج زیادہ سے زیادہ جمہوری حکومتیں اپنے شہریوں کے ثقافتی حقوق کے مطالبات کو بھی تسلیم کر رہی ہیں۔ پرائمری تعلیم اپنی مادری زبان میں پانے کا حق، انہیں زبان اور ثقافت کی تعلیم،

آیئے اس پر غور کریں

مندرجہ ذیل کون سے حقوق جو طبقات یا فرقوں کو عطا کئے گئے ہیں جائز اور درست ہیں۔ بحث کریں۔

- ☐ جین فرقہ ایک مقام پر اپنے اسکول قائم کر سکتا ہے اور اس میں صرف اپنے فرقے کے بچوں کو داخلہ دے سکتا ہے۔
- ☐ ہماچل پردیش میں صرف انہیں لوگوں کو جو اس ریاست کے باشندے ہیں جائداد خریدنے یا رکھنے کی اجازت ہے۔
- ☐ مخلوط تعلیم کے ایک کالج کے پرنسپل نے یہ سرکولر (حکم نامہ) جاری کیا ہے کہ کوئی لڑکی مغربی لباس استعمال نہیں کر سکتی۔
- ☐ ریاست ہریانہ میں ایک پنچائت نے فیصلہ کیا کہ جو لڑکا اور لڑکی مختلف ذاتوں سے تعلق رکھنے کے باوجود شادی کرتے ہیں انھیں گاؤں میں رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

© NCERT not to be republished

ادارے قائم کرنے کا حق آج ایک بہتر زندگی گزارنے کے حقوق تسلیم کئے جا رہے ہیں۔ جمہوری معاشروں میں حقوق کی فہرست میں متواتر اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جبکہ بعض حقوق' ابتدائی طور پر زندہ رہنے کا حق' آزادی' مساویانہ سلوک' اور سیاسی عمل میں حصہ لینے کا حق کو بنیادی حقوق قرار دیا جا رہا ہے جن پر ترجیحی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ایک باوقار زندگی گزارنے کے لئے دیگر لوازمات کی ضرورت کو بھی جائز مطالبات یا حقوق کے طور پر تسلیم کیا جا رہا ہے۔

5.5 حقوق اور فرائض Rights And Responsibilities

حقوق ریاست پر صرف کچھ کرنے کی ذمہ داریاں عائد نہیں کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر پائدار ترقی کے عمل کو جاری رکھنے کے حقوق۔ بلکہ وہ ہم میں سے ہر ایک پر بھی بعض ذمہ داریاں عائد کرتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ کہ وہ ہمیں نہ صرف ہماری ذاتی ضروریات اور مفادات کے بارے میں سوچنے کے لئے مجبور کرتے بلکہ وہ ہمیں' سب کی بھلائی کے بارے میں بھی سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اوزون پرت (Ozone Layer) کی حفاظت' ہوا اور پانی کی کثافت کم کرنا' شجر کاری کے ذریعہ سبزہ زار بڑھانا' اور جنگلات کی کٹائی روکنا' ماحولیاتی توازن برقرار رکھنا وغیرہ یہ چیزیں ہم سب کے لئے ضروری ہیں۔ یہ مشترکہ بھلائی کی چیزیں ہمیں خود اپنے لئے اور آنے والی نسلوں کے لئے بھی ان کی حفاظت کرنا چاہئے کیونکہ آنے والی نسلیں اس بات کی حقدار ہیں کہ انھیں ایک محفوظ اور صاف ستھری دنیا ورثہ میں ملے تاکہ وہ بڑی حد تک ایک اچھی زندگی جی سکیں۔

دوسرا یہ کہ وہ اس بات سے بھی غرض رکھتے ہیں کہ میں دوسروں کے حقوق کا بھی احترام کروں۔ اگر میں یہ کہتا ہوں کہ مجھے اپنے اظہار خیال کی آزادی ملنا چاہئے تو مجھے یہی حق دوسروں کو دینا چاہئے۔ گرچہ میں نہیں چاہتا کہ میری اپنی پسندیدہ چیزوں میں کوئی مداخلت کرے جیسے میں لباس پہنتا ہوں یا جو موسیقی میں سنتا ہوں وغیرہ۔ اس طرح مجھے بھی دوسروں کی پسندیدہ چیزوں میں مداخلت سے باز رہنا چاہئے۔ مجھے ان کی موسیقی اور کپڑوں کے انتخاب کرنے کے معاملے میں کوئی دخل نہیں دینا چاہئے۔ میں اپنے حق اظہار آزادی کا استعمال' بھیڑ کو اکسا کر اپنے پڑوسی کو ہلاک کرنے کے لئے نہیں کر سکتا ہوں' میں اپنے حقوق کا استعمال کرتے ہوئے دوسروں کو ان کے حقوق سے محروم نہیں کر سکتا ہوں۔ دوسرے الفاظ میں میرے حقوق' دوسروں کے تمام

© NCERT not to be republished

مساوی حقوق کے پابند ہیں۔

سوم یہ کہ ہمیں اپنے حقوق میں توازن پیدا کرنا چاہیئے جب وہ کسی کے ساتھ ٹکراتے ہوں۔ بطور مثال' اظہار آزادی کا حق مجھے تصویریں لینے کی اجازت دیتا ہے' تاہم اگر میں غسل کرتے ہوئے شخص کی' اس کے غسل خانے کی' اس کی مرضی کے بغیر' تصویریں لوں اور بعد میں انہیں انٹرنیٹ میں ڈال دوں تو یہ اس شخص کی حق ذاتیات (پرائیوسی) کی خلاف ورزی ہوگی۔

چوتھی بات یہ کہ شہریوں کو ان پابندیوں کے بارے میں باخبر اور مستعد رہنا چاہیئے جو ان کے حقوق پر عائد کی جاسکتی ہیں۔ آج یہ بات موضوع بحث بنی ہوئی ہے کہ قومی سلامتی کی بنیاد پر کئی حکومتیں شہریوں کے شہری حقوق پر زیادہ سے زیادہ پابندیاں عائد کر رہی ہیں۔ قومی سلامتی کی تحفظ کے بارے میں یہ دلیل دی جاسکتی ہے کہ اس کا مقصد شہریوں کے حقوق اور ان کے بہتر مستقبل کی حفاظت کرنا ہے۔ لیکن یہ پابندیاں کس حد تک عائد کرنا ضروری ہیں جو کہیں لوگوں کے حقوق کے لئے خطرہ نہ بن جائیں؟ اگر کسی ملک کو دہشت گردوں کی طرف سے بم دھماکے کئے جانے کا خطرہ لاحق ہے تو کیا اسے شہری آزادیوں کو کم کرنے کی اجازت دینا چاہیئے؟ کیا اسے محض شبہ کی بنیاد پر لوگوں کو حراست میں لینے کی اجازت دینا چاہیئے؟ کیا اسے ان کی ڈاک یا ان کے فون سننے کی اجازت دینا چاہیئے؟ کیا اسے اقبال جرم کرانے کے لئے اذیت دینی چاہیئے؟

اس طرح کے حالات میں یہ سوال پوچھا جاسکتا ہے کہ کیا واقعی وہ شخص سوسائٹی کے لئے یقینی خطرہ پیدا کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ گرفتار کئے گئے اشخاص کو وکیل کی خدمات حاصل کرنے اور اپنے مقدمہ مجسٹریٹ کے سامنے عدالت میں پیش کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ ہمیں حکومتوں کو اختیارات دیتے وقت انتہائی محتاط اور ہشیار رہنا چاہیئے جو ان اختیارات کا افراد کی شہری آزادیوں کو کم کرنے کے لئے غلط استعمال کرتی ہیں۔ حکومتوں کو مطلق العنان بننے نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اس وجود کی وجہ ہی ریاست کے افراد کی فلاح و بہبود ہے۔ چنانچہ حقوق کبھی مطلق نہیں ہوتے ہیں مگر ہمیں اپنے اور دوسروں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہوشیار اور مستعد رہنا چاہیئے' کیونکہ انہیں حقوق کی بنیاد پر جمہوری سوسائٹی کی تشکیل عمل میں آتی ہے۔

اس پر بحث کیجیئے

ایک فرد کے حقوق کی حد وہاں ختم ہوتی ہے جہاں سے دوسرے فرد کی ناک شروع ہوتی ہے۔

© NCERT not to be republished

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948 کو یونیورسل ڈکلریشن آف ہیومن رائٹس (حقوق انسانی کا منشور) جاری کیا۔اس تاریخی قدم کے ذریعہ اقوام متحدہ نے تمام رکن ملکوں پر زور دیا کہ وہ اس تاریخی اعلانیہ کے متن کی ترویج واشاعت کریں اور اُسے بروئے کار لاکر اس کی عملی شکل میں درسگاہوں اور تعلیمی اداروں میں پھیلائیں، آویزاں واشاعت کریں، تدریس کرائیں اور تعبیر وتشریح کریں۔اس میں اس امتیاز کا خیال نہ کریں کہ ملکوں کی یا علاقوں کی سیاسی حیثیت کیا ہے۔

تمہید

اس کے ذریعہ اس تصدیق اور توثیق کے ساتھ کہ بنی نوع انسان کے تمام ارکان، پیدائشی عظمت اور برابری اور ناقابل تنسیخ حقوق کے حامل ہیں اور یہ حقوق آج دنیا میں آزادی، انصاف اور امن کی اساس ہیں۔

اس کے ذریعہ حقوق انسانی کا احترام نہ کرنے اور ان کو پامال کرنے سے میں بہیمانہ حرکتیں سرزد ہوئی ہیں جس نے انسانی ضمیر کو شرمسار کیا ہے اور ایک ایسی دنیا کے ظہور جس میں انسان کو عقیدہ اور اظہار خیال کی آزادی ہوگی اور وہ ڈر، خوف اور لاچاری سے آزاد ہوگا کو ایک عام آدمی کی بلندترین امنگ وخواہش قرار دیا گیا ہے۔

اس کے ذریعہ یہ بات لازمی ہے کہ اگر کوئی شخص ظلم واستبداد کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو اسے اپنی حفاظت کے لئے مخصوص بندوبست کرنے کے لئے مجبور نہیں ہونا پڑے گا بلکہ قانون کی حکمرانی کے ذریعہ اس کے انسانی حقوق کو تحفظ دیا جائے گا۔

اس کے ذریعہ عہد کیا جاتا ہے کہ اس کے لئے قوموں کے درمیان دوستانہ مراسم اور رشتے فروغ پاتے رہیں گے۔

اس کے ذریعہ اقوام متحدہ کے لوگوں نے بنیادی حقوق انسانی کے چارٹر سے اپنی وابستگی کی توثیق کا اظہار کیا ہے۔ انسانی فرد کی عظمت میں، اس کی قدر میں اور مرد وعورت کے لئے برابری کے حقوق میں اور وہ سماجی ترقی اور بہتر معیار زندگی کو فروغ دینے کے لئے عزم اور ارادہ کئے ہوئے ہیں۔

اس کے ذریعہ رکن ملکوں نے یہ عہد کیا کہ وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے، اقوام متحدہ سے تعاون واشتراک کریں گے۔سب کے لئے احترام اور حقوق انسانی اور بنیادی شہری آزادیوں کا احترام کریں گے۔

اس کے ذریعہ ان حقوق اور آزادیوں کے بارے میں ایک عام فہم پیدا کی جائے گی اور اس اقرار وعہد کی شرمندۂ تعبیر کرنے کے لئے زبردست اہمیت وترجیح دی جائے گی۔ اس لئے اب، جنرل اسمبلی اس حقوق انسانی کے عالمی منشور (یونیورسل ڈکلریشن آف ہیومن رائٹس) کا اعلان کرتی ہے جو تمام لوگوں اور قوموں کے لئے کامیابی کا ایک مشترکہ معیار ہوگا، آخر میں اس غرض سے کہ ہر فرد اور سوسائٹی اس اعلانیہ کو اپنے ذہن میں ہمیشہ رکھے گا، تعلیم وتدریس کے ذریعہ ان حقوق اور آزادیوں کے احترام ولحاظ کو فروغ دینے کی کوشش کرے گا اور ترقی پسندانہ اقدامات، قومی اور بین الاقوامی، کے ذریعہ ان کی آفاقی اور موثر طور پر اقرار واحترام کی کوشش کرے گا، اور یہ رکن ملکوں کے لوگوں کے درمیان اور ان کے زیر نگراں علاقوں کے لوگوں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دے گا۔

© NCERT not to be republished

مشقیں

1۔ حقوق کیا ہیں اور ان کی کیوں اہمیت ہے؟ وہ کیا بنیادیں ہیں جن کی بنا پر حقوق کا مطالبہ کیا جاتا ہے؟

2۔ وہ کون سی بنیادیں ہیں جن کے تحت بعض حقوق کو آفاقی تصور کیا جاتا ہے؟ تین حقوق کی نشان دہی کریں جنھیں آپ آفاقی تصور کرتے ہیں۔ دلائل دیجیے۔

3۔ حقوق کے نئے مطالبات پر بحث کریں جو آج ہمارے ملک میں پیش کیے جا رہے ہیں۔ بطور مثال، قبائلی لوگوں کے حقوق یعنی کہ ان کی بود و باش اور طرز زندگی کو تحفظ فراہم کرنا یا جبریہ مزدوری (بندھوا مزدوری) کے خلاف بچوں کے حقوق۔

4۔ سیاسی، معاشی اور ثقافتی حقوق کے درمیان فرق بیان کیجیے۔ ہر قسم کے حق کے بارے میں مثالیں پیش کیجیے۔

5۔ حقوق، ریاست کے اختیارات پر بعض پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ مثالوں سے وضاحت کیجیے۔

© NCERT not to be republished